النداء من وحی السماء

یعنی

ایک زلزلہ عظیمہ کی نسبت

پیشگوئی بار دوم

وحی الٰہی سے

سونے والو جلد جاگو یہ وقتِ خواب ہے | جو خبر دی وحیِ حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر | وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرِ رہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم | نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ توّاب ہے

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

النداء من وحی السماء

یعنی

ایک زلزلہ عظیمہ کی نسبت پیشگوئی بار دوم وحی الٰہی سے

۹- اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالےٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ* کی خبر دی ہے۔ جو نمونہ قیامت اور ہوش رُبا ہوگا۔ چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اس علیم مطلق نے اس آئندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے۔ اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلا دے گا دور نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزوجل نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کیلئے دو نشان ہیں۔ انہیں نشانوں کی طرح جو موسےٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے اور اس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا! ور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد بھی بس نہیں ہے بلکہ کئی نشان ایکدوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔

---

* قرآن شریف میں اس نشان زلزلہ کے متعلق ایک صاف پیشگوئی سورہ النازعات میں درج ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کی قسم کھا کر جو ایسے امور کے انتظام کیواسطے مامور ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ۔ کیا معنی اس وقت زمین ایسی کانپے گی کہ گویا اس کا نام راجفہ رکھ لیا جائیگا۔ یعنے متواتر زلزلے آتے رہینگے اور اسکے بعد پھر ایک اور بڑا زلزلہ آئیگا۔ اسمیں آئندہ زلزلہ کیواسطے بھی ایک پیشگوئی ہے اور جو زلزلہ ہو چکا ہے اُسکی بھی پیشگوئی ہے۔ یہ قرآن شریف کی صداقت کا ایک بڑا بھاری نشان ہے یہ پیشگوئی دوسرے زلزلہ کی ۹- اپریل ۱۹۰۵ء کی وحی الٰہی کی بنا پر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ خطرناک زلزلہ صرف یک نہیں غالباً اس کے بعد کئی اور زلزلے بھی ہیں ؎

یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا۔ کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے ہر یک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کریں۔ اور جس طرح یوسفؑ نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہو گا اور جیسا کہ یوسف نے اناج کے ذخیرہ سے لوگوں کی جان بچائی۔ اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ضرور اس پر رحم کیا جائے گا۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مر گئے۔ پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں سے طاعون یا زلزلہ سے نہیں مرا۔ جس نے عملی حالت کو محبت کاملہ اور قوت ایمان اور پورے صدق وصفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہو۔ اور جس کو میں نے ان علامات کے ساتھ شناخت کر لیا ہو۔ یا مجھ کو اس کے اس مرتبہ کی خبر دیگئی ہو۔ ہاں چونکہ لاکھوں انسان اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور اکثر وہ ہیں جو ایک بچہ کی طرح کمزور ہیں اور ایسے بھی ہیں جو کسی ابتلا کیوقت ثابت قدم بھی نہیں رہ سکتے اور ایسے بھی ہیں جو تھوڑے سے امتحان میں پڑکر مرتد ہونے کو تیار رہتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو یہ اقرار کر کے جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہے حالانکہ ابھی تک وہ دنیا کے گند میں پڑے ہیں ہرگز دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ دن رات مردار دنیا میں مبتلا اور اسی غم وہم میں گرفتار ہیں اور انکی عملی حالت اسی پر گواہی دے رہی ہے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا ہرگز نہیں کیا لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ بڑی بڑی روحانی ترقی کرینگے۔ غرض ممکن نہیں اور بالکل ممکن نہیں کہ جس شرط پر میں لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں اور جس راہ پر میں چلانا چاہتا ہوں اُس پر مضبوط پنجہ مار کر پھر بھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو۔ ہاں کمزوری کی حالت میں ان کیلئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کر کے انکو بہشت میں پہنچا ئیگی۔

اور یہی خبر خدا نے مجھے دی تھی جسکو میں نے عام طور پر شائع کر دیا تھا۔ مگر لوگوں نے جیسا کہ انکی عادت ہے اس الہام میں تحریف کر کے اپنی طرف سے یہ شائع کیا کہ گویا میرا یہ دعویٰ ہے۔ کہ کوئی مرید میرا گو اسکی عملی یا ایمانی حالت کیسی ہی ہو طاعون سے نہیں مریگا۔ تعجب ہے کہ ہمارے مخالف لوگوں میں افترا کی عادت کسقدر بڑھ گئی ہے۔ اصل الہام جس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ خدا تعالیٰ ہر یک کامل الایمان اور کامل العمل کو جو ہماری جماعت میں سے ہوگا طاعون کی موت سے بچائیگا یہ ہے الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولٰئك لہم الامن وھم مھتدون یعنی جن لوگوں نے مجھے قبول کیا اور مجھ پر ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم اور قصور اور کسی نوع کی ایمانی یا عملی تاریکی یا نقص کے ساتھ مختلط نہیں کیا وہ طاعون کے حملہ سے امن میں رہیں گے۔ پس وحی سے کہاں یہ ثابت ہے کہ جو لوگ اپنے اندر کچھ نقص اور ظلم رکھتے ہیں یا کوئی ایمانی کمزوری۔ وہ بھی اس وعدہ الٰہی کے نیچے داخل ہیں نعوذ باللہ من سوء الفہم وافراط الوھم میں ایسے چند لوگوں کو بھی جانتا ہوں جو پہلے اس جماعت میں داخل ہوئے تھے اور پھر مرتد ہو گئے۔ اگر وہ اس جماعت میں رہکر طاعون سے مرجاتے تو جلدباز اور ناواقف لوگ یہی کہتے کہ دیکھو اس جماعت کے یہ لوگ تھے جو طاعون سے مر گئے۔ حالانکہ ان کے اندر ایک خبیث مادہ تھا جسکو خدا جانتا تھا اور لوگ نہیں جانتے تھے اور وہ اس پھوڑے کی طرح تھے جو اوپر سے بہت چمکتا ہو اور اندر بجز پیپ کے اور کچھ نہ ہو۔ ہاں خدا نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اس جماعت کی تعداد کو بڑھائیگی اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائیگی۔ سو آخر پر دیکھ لینا کہ یہ پیشگوئی سچی نکلی یا جھوٹی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ظلم کے سبب سے جو کیا گیا۔ اور طاعون کے نشان کو دیکھکر لوگ ہنسی سے پیش آئے یہ دوسرا نشان زلزلہ کا ظاہر ہوا جس کی خبر آج سے قریباً ایک برس پہلے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کیگئی تھی اور پہلے اشتہار میں جو لکھا گیا کہ زلزلہ سے پانچ مہینہ پہلے الہام عفت الدیار محلہا ومقامہا ہوا تھا وہ غلطی سے لکھا گیا تھا بلکہ مئی ۱۹۰۴ء میں ان دونوں اخباروں میں اس خوفناک زلزلہ کی خبر شائع کیگئی تھی ساتھ اسکے یہ بھی الہام تھا کہ زلزلہ کا دھکا* اور عربی الہام مذکورہ بالا کا مفہوم یہ تھا کہ زلزلہ کیوقت جو مکان بطور سرائے کے ہونگے یا جو مستقل طور پر سکونت کے مکانات ہونگے وہ حادثہ زلزلہ سے نابود ہو جائینگے انکا نام و نشان نہ رہیگا۔ اور پھر اشتہار الوصیت میں بھی زلزلہ سے پہلے شائع کیا گیا تھا کہ موتا موتی کا واقعہ آنیوالا ہے جس سے شور قیامت برپا ہوگا:۔

غرض اے ناظرین آپ صاحبان بچشم خود دیکھ چکے ہیں کہ وہ پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں شدید زلزلہ کے بارے میں آج کی تاریخ سے ایک برس پہلے شائع کی تھی وہ کس زور سے پوری ہوئی اور جو سخت حادثے کانگڑہ اور بھاگسو اور پالم پور اور سوجانپور تیرہ اور دیگر مقامات جیسا کہ کلو اور منڈی میں ہوئے ان کی تفصیل کی اسجگہ حاجت نہیں یہ ایک ایسی

* جو زلزلہ شدیدہ کی نسبت ان دونوں اخبارات میں زلزلہ سے بہت مدت پہلے یہ الہام بھی شائع ہو چکا ہے ایک چونکا دینے والی خبر + اور اسی زلزلہ کی نسبت براہین احمدیہ اور سبز اشتہار میں یہ وحی الٰہی شائع ہو چکی ہے واصنع الفلك باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون۔ یعنی ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے کشتی تیار کر اور ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں مجھ سے بات نہ کر کہ میں ان کو غرق کرونگا ۱۲

پیشگوئی تھی جس سے دلوں پر بہت اثر ہونا چاہیئے تھا مگر میں نے سنا ہے کہ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاہور اور امرتسر میں اس پر بھی بہت سا ٹھٹھا کیا گیا۔ خاص کر پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے اس ٹھٹھے سے بہت سا حصہ لیا۔ اور ردّ کے طور پر لکھا کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں اور جاپان میں بہت زلزلے آیا کرتے ہیں اس شخص نے دیدہ و دانستہ سچائی کا خون کرنا چاہا ہے یہ تو سچ ہے کہ دنیا میں کوئی نئی بات نہیں ہوتی۔ نوحؑ کے طوفان تک کا بھی پہلے ایک نمونہ گذر چکا ہے مگر خدا تعالیٰ جب کسی ایسے شدید حادثہ کی قبل از وقت خبر دے جو اس ملک کے رہنے والے اس کو ایک غیر معمولی واقعہ اور ایک انہونی بات خیال کرتے ہوں اور اپنے ملک میں انکے باپ دادوں نے اس کی نظیر نہ دیکھی ہو اور ایسا امر انکے ملک میں ظاہر ہونا ان کے خیال و گمان میں بھی نہ ہو وہ امر واقع ہو جائے اور وہ پیشگوئی پوری ہو جائے تو پھر بھی اُسکو معمولی بات سمجھنا اگر ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اس درجہ کا تعصب رکھنے والے اور دانستہ حق کو چھپانیوالے دنیا میں بہت کم ہونگے شاید ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اس اپنی سیرت میں لاہور میں ایک ہی ہوں یا چند آدمی جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے ہیں ان کے ہم مشرب ہوں ؛

بہر حال جبکہ پہلی پیشگوئی کو ڈرنیوالے دل کے ساتھ نہیں دیکھا گیا اور مجھ کو بقول پیسہ اخبار ایک دروغ کا نذار یا افترا کے کاموں کا تاجر ٹھہرایا گیا ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اب دوسرا نشان دکھا دے تا ماننے والوں پر اس کا رحم ہو اور توبہ کرنیوالے توبہ کر لیں اور تا وہ لوگ جو کچی منزلوں کی چھتوں کے نیچے سوتے ہیں وہ کسی اور جگہ ڈیرے لگا لیں۔ اسوقت بجز توبہ کیا علاج ہے اس آنیوالے حادثہ کیلئے کوئی ٹیکا بھی تجویز نہیں ہو سکتا ہے جس سے تسلی ہو۔ بس میں محض خیر خواہی مخلوق کیلئے ہمدردی سے بھرے ہوئے دل کیساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کم سے کم ظلم اور تعدی اور فسق و فجور اور ٹھٹھے اور ہنسی سے دستکش ہو جانا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ ہر ایک شخص اپنا صدقہ دے اور اگر قربانی بھی کرے تو بہتر ہے اور ٹھٹھے والی مجلسوں سے الگ ہو جائے یاد رہے کہ اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ نا راستی پر ہے مگر وہ ٹھٹھے کرنیوالی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا اور بدزبانی کرنیوالوں کے ہاں میں ہاں نہیں ملاتا اور فسق و فجور اور ظلم و تعدی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں سے اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گذارہ کرتا ہے۔ وہ اگرچہ بباعث اپنی مذہبی غلطی کے روز آخرۃ میں مواخذہ کے لائق ہوگا۔ مگر دنیا میں خدا تعالیٰ جو کریم و رحیم ہے دوسروں کی نسبت اس پر رحم کریگا بشرطیکہ شریر جماعتوں کیساتھ اس کا پیوند اور تعلق نہ ہو۔ خوب یاد رکھو کہ جن قوموں کو خدا تعالیٰ نے

آیت قرآنی وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا سے صاف ظاہر ہے کہ اس قسم کے قہری عذاب کے نازل ہونیسے پہلے خدا کیطرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے جو خلقت کو آنیوالے عذاب سے ڈراتا ہے اور پھر عذاب اُسکی تصدیق کیواسطے قہری نشانات ہوتے ہیں اسوقت بھی خدا کا ایک رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تمکو ان عذابوں کے آنیکی خبر دے رہا ہے پس سوچو اور ایمان لاؤ تا کہ نجات پاؤ۔ منہ۔

اس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا جیسا کہ نوحؑ کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوطؑ کی قوم۔ وہ اس لئے ہلاک نہیں کی گئی تھیں کہ محض مذہبی اختلاف درمیان تھا بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں۔ نوحؑ کی قوم نے نہ صرف حضرت نوحؑ کو مفتری سمجھا بلکہ دن رات ٹھٹھا ہنسی ان کا پیشہ ہوگیا۔ اور فرعون اور اس کی قوم نے پہلے سے زیادہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع کیا۔ اور لوطؑ کی قوم نے فسق و فجور میں جبر تک نوبت پہنچائی۔ اور جب ان کو سمجھایا گیا۔ تو لوطؑ اور اس کے اصحاب کی نسبت انہوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا جو قرآن شریف میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ یعنی ان لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو یہ تو طہارت اور تقویٰ لئے پھرتے ہیں یعنے ہمارے مخالف اور اور باتیں لوگوں کو کہتے ہیں۔ پس خدا کا غضب ان قوموں* پر بھڑکا اور ان کو صفحۂ زمین سے ناپدید کردیا۔ پس کیا تم ان لوگوں سے زیادہ سخت ہو یا تمہارے پاس خدا تعالےٰ سے مقابلہ کا کچھ سامان موجود ہے۔ اور ان کے پاس موجود نہ تھا۔ اور یا تم عذاب سے بری کئے گئے ہو۔ اور یا خدا تعالےٰ میں اب وہ عذاب دینے کی قوت نہیں جو پہلے تھی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس آئندہ لے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا۔ اُس کا ایمان قابل عزت نہیں۔ جس کے کان ہیں سُنے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے مُنہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا۔ پس توبہ کرو کہ دن نزدیک ہیں اور اس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الٰہی ہوئی اس جگہ میں اسکو معہ ترجمہ لکھکر اس اشتہار کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہے:۔

بخور آنچہ ترا بخورانم۔ لَكَ دَرَجَةٌ فِي السَّمَآءِ وَفِي الَّذِيْنَ هُمْ يُبْصِرُوْنَ۔ نَزَلَتْ لَكَ۔ لَكَ نُرِيْ اٰيَاتٍ وَ نَهْدِمُ مَا يَعْمُرُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ كَفَفْتُ عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خَاطِئِيْنَ۔ اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔

* درحقیقت اس زمانہ میں اس عادۃ اللہ کی مثال ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام ہیں عبد اللہ آتھم نے پیشگوئی سنکر کوئی شوخی نہیں دکھلائی تھی بلکہ روتا رہا اس لئے خدا نے جو رحیم و کریم خدا ہے اسکی میعاد میں تاخیر ڈالدی جیسا کہ پہلے الہام میں اسکا وعدہ دیا تھا مگر لیکھرام نے شوخی دکھلائی اور پیشگوئی کو سنکر بدزبانی میں بہت بڑھ گیا اور ہر مجلس میں گالیاں دینا اپنا شیوہ اختیار کرلیا۔ اس لئے غیور خدا نے اس کی اصلی میعاد بھی پوری نہ ہونے دی اور ابھی پانچ برس ہی گذرے تھے کہ اپنی سزا کو پہنچ گیا اور وہی زبان کی چھری دوسرے رنگ میں اسکو لگ گئی۔ منہ

یعنی جو کچھ میں تجھے کھلاتا ہوں وہ کھا۔ تیرا آسمان پر ایک درجہ ہے اور نیز ان میں درجہ ہے۔ جو آنکھیں رکھتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ اور میں تیرے لئے زمین پر اتر و نگا۔ تا اپنے نشان دکھلاؤں ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے گرا دیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہونگے۔ جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائیں گے۔ اور پھر فرمایا میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں بچاؤں گا۔ اس وحی میں خدا تعالے نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھیرے۔ اور پھر فرمایا میں آخر کو ظاہر کرونگا کہ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں۔ اور ہامان یعنی وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور ان کے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں یہ سب خطا پر تھے۔ اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنے فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔ یعنی اس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کرینگے۔ اور ٹھٹھے اور ہنسی میں مشغول ہوں گے اور بالکل میرے کام سے بیخبر ہوں گے۔ تب میں اس نشان کو ظاہر کر دوں گا۔ کہ جس سے زمین کانپ اٹھے گی۔ تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وہ جو ڈریں۔ اور قبل اس کے جو خدا کے غضب کا دن آوے توبہ سے اس کو راضی کریں۔ کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور تواب ہے۔ جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے۔

یاد رہے کہ ان دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے۔ جو آج سے پچیس برس پہلے اکثر ممالک میں شائع کی گئی تھی۔ اگرچہ اس وقت اس خارق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہو سکا۔ لیکن اب ان پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ آئندہ آنے والے زلزلوں کی نسبت پیشگوئیاں تھیں۔ جو اس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں۔ چنانچہ پہلی پیشگوئی ان میں سے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۶ میں موجود ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَاللّٰہُ مُوْھِنُ کَیْدِ الْکَافِرِیْنَ یعنی خدا اپنے اس بندہ کو ان تہمتوں اور بہتانوں سے بری کریگا جو

اس پر لگائے جائیں گے۔ وہ خود اپنے بندہ کے لئے کافی ہے پس جب خدا پہاڑ پر تجلی کریگا تو اس کو پارہ پارہ کر دیگا۔ اور جو کچھ مخالف لوگ ناحق کے الزاموں میں مبتلا کرنا چاہینگے۔ اُن کے سب مکر سست کر دیگا اب چونکہ انہیں دنوں میں مخالف لوگ طرح طرح کی تہمتیں لگانے میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور اسی زمانہ میں خدا نے زلزلہ شدیدہ کی مجھے ایک برس پہلے خبر دی۔ چنانچہ مطابق اس کے پہاڑوں پر زلزلہ کی سخت آفت آئی۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس جگہ پہاڑوں کے پارہ پارہ کرنے سے مراد یہ زلزلہ تھا۔ جس کی الحکم وغیرہ میں ایک برس پہلے خبر دیگئی۔ دوسری پیشگوئی براہین احمدیہ میں زلزلہ کے بارے میں یہ ہے **میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا قُوَّةُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الصَّمَدِ** عربی کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ ان دنوں میں تیرے پر ایک فتنہ برپا کیا جائیگا پس خدا تجھے بری کرنے کے لئے ایک نشان دکھائیگا۔ اور وہ یہ کہ پہاڑ پر اس کی تجلی ہوگی اور وہ پہاڑ کو پارہ پارہ کر دے گا۔ یہ خدا کی قوت سے ہوگا۔ تا وہ اپنے بندہ کے لئے نشان دکھاوے دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۷ اور پھر رسالہ **آمین** میں جو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر سنہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا۔ یہی خبر نظم میں دی گئی تھی۔ اور وہ شعر یہ ہیں:۔

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت — دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت — کہ یاد آ جائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولیٰ نے بتا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

اب سنو اے عزیزو! کہ آج میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا*۔ اب چاہو ٹھٹھا کرو گالیاں دو تہمتیں لگاؤ اور مفتری نام رکھو اور چاہو تو قبول کرو۔ میں نے قبل از وقت بتا دیا۔ اے بدقسمتو! تم آنیوالے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے خدا برحق ہے اور اس کے وعدے برحق۔ **وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى**

(راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی)

۲۱۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء

* پہلے اکثر مسلمان یہی غلط فہمی سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اتار رہے تھے۔ وہ بات صحیح نہ تھی بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح ہوکر آنیوالا یہی راقم تھا۔ لیکن ان لوگوں کا کوئی قصور نہیں کیونکہ قبل از وقوع کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں عوام تو ایک طرف بعض اوقات انبیا بھی اجتہادی غلطی کر بیٹھتے ہیں گو بعد اس کے پیشگوئی کے وقوع کے وقت معنے کھل جاتے ہیں۔ منہ